اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

THE ALFAZL QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دار الامان

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۷ | مورخہ ۸ شعبان ۵۸ | مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۱۸

مسئلہ ختم نبوّت اور جماعت احمدیہ

جہاد بالسیف کے متعلق اخبار "احسان" کی مغالطہ دہی پر "الفضل" کی گزشتہ دو اشاعتوں میں کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اب عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

"احسان" نے لکھا ہے:۔

"اگر انگریز کی حمایت کے لئے قادیانی بزرگ اپنے عقیدۂ جہاد پر نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ تو کیا اُن سے ہماری یہ عرض بے محل ہوگی۔ کہ مسلمانانِ عالم کی رضامندی۔ اور خداوندِ عالم کی رضا جوئی کے لئے وہ عقیدۂ ختم نبوت پر بھی نظر ثانی کر لیں۔ اور غیب سے مسلمانوں کے ساتھ اشتراکِ عمل کا جو عارضی موقعہ بہم پہنچا ہے۔ اسے مستقل صورت دے دیں۔ آج انگریز اور مسلمان ایک محاذ پر ہیں۔ جنگ کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو ملک معظم کے سپرد کر دیا ہے۔ کاش ختم نبوت کے لئے وہ اپنے آپ کو سوادِ اعظم اسلام کے سپرد کر دیں"

ہم بتا چکے ہیں۔ کہ عقیدۂ جہاد پر ہم نے کوئی نظر ثانی نہیں کی۔ بلکہ شروع دن سے ہمارا جو عقیدہ تھا۔ وہی آج بھی ہے۔ اور جن حالات کے پیدا ہونے پر ہم جہاد بالسیف کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کے پیدا ہونے پر آج بھی اسے جائز سمجھتے ہیں۔ البتہ ہم ان لوگوں کے عقیدہ کو جو جہاد بالسیف کا غلط مفہوم لیتے۔ اور بغیر شرائط کا پاس کئے ہر موقعہ پر یہ جہاد کرنا معیارِ ایمان تصور کرتے ہیں۔ غلطی پر یقین کرتے ہیں۔ پس جبکہ ہم نے اپنے کسی عقیدہ میں بال بھر بھی کمی بیشی نہیں کی اور نہ ہی کسی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ تو عقیدہ ختم نبوت میں تبدیلی کرنے کا مطالبہ کرنے کے کیا معنی؟

یہ مطالبہ کر کے "احسان" نے نہ صرف ہمارے متعلق بالکل غلط اندازہ لگایا۔ بلکہ اپنے متعلق بھی یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اس کے نزدیک مذہب دھوکہ کی ٹٹی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ بڑے سے بڑے مذہبی عقیدہ میں تبدیلی کر لینا وہ معمولی بات سمجھتا ہے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ نے کوئی عقیدہ نہ کسی انسان کی خاطر اختیار کیا ہے اور نہ کسی حکومت یا کسی "سوادِ اعظم" کی خاطر اس میں ذرہ بھر بھی تبدیلی کر سکتی ہے۔ اس نے جن عقائد کو حق و صداقت سمجھ کر اختیار کر رکھا ہے۔ ان کی اشاعت وہ اپنا اولین فرض سمجھتی ہے۔ اور ہمیشہ اس فرض کی ادائیگی میں مصروف رہے گی۔ ہمارے مخالفین کے پاس اگر دلائل ہیں۔ تو وہ پیش کریں "سوادِ اعظم" کی خفگی کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے

حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی جو شان ہم بیان کرتے ہیں۔ وہی سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایانِ شان ہے۔ اس کے برعکس ہمارے مخالفین کا اس بارے میں جو خیال ہے۔ وہ عقل اور علم کے رُو سے نہایت ہی بے ہودہ ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مفہوم غیر احمدی یہ قرار دیتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی بعثت کے ساتھ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند کر دیا۔ اور اس نعمت سے ہمیشہ کے لئے دُنیا کو محروم کر دیا۔ حالانکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ اس کا یہ مفہوم بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے خلاف ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ آیت جس میں آپکے خاتم النبیین ہونے کا ذکر ہے ۵ھ میں آپ پر نازل ہوئی اور ۹ ہجری میں آپکے ہاں ایک بچہ تولد ہوا جس کا نام آپؐ نے ابراہیم رکھا۔ جو ۱۰ھ میں وفات پا گیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی وفات پر فرمایا۔ لو عاش لکان صدیقًا نبیًا۔ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ سمجھتے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو آپ ہرگز یہ نہ فرماتے۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو ضرور نبی ہوتا۔ کیونکہ جب نبوت کا دروازہ ہی بند ہو چکا تھا۔ تو ابراہیم زندہ رہ کر بھی نبی نہ بن سکتا۔ اسی طرح آپ نے ایک دفعہ فرمایا: ابو بکر

افضل ھٰذہ الامۃ الّا ان یکون نبیًا۔ یعنی ابو بکر اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ ہاں اگر کوئی نبی ہوا۔ تو وہ ان سے بڑھ جائے گا۔

یہ حدیث بھی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک امت محمدیہ میں نبی آ سکتا تھا۔ اور آپ ختم نبوت کا یہ مفہوم نہیں سمجھتے تھے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

زیادہ تفصیلات میں نہ جاتے ہوئے ہم معاصر "احسان" سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ ہم سے سوادِ اعظم کی خاطر ایسا عقیدہ چھڑانا چاہتا ہے۔ جو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر ختم کے معنے وہ نہیں۔ جو "احسان" کا سوادِ اعظم سمجھتا ہے۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اعلےٰ و ارفع کے سراسر خلاف ہیں۔ کہ آپؐ نے نبوت کی نعمتِ عظمیٰ سے اپنی امت کو محروم کر دیا۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ آپؐ نبیوں کی مہر ہیں اب وہی نبی ہوگا۔ جس کی آپ تصدیق کریں گے۔ کیونکہ آپ نبیوں کے مصدق ہیں۔ گویا کسی نبی کی اس وقت تک نبوت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنانا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے۔ (ناظر بیت المال)

آپ کی تصدیق اس کے ساتھ نہ ہو انہی معنوں میں ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ " وہ خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷)

پس ختم نبوت کے مسئلہ کی تشریح پر ہمیں کسی نظر ثانی کی ضرورت نہیں۔ ہاں مسلمانوں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے عقیدہ پر ضرور نظر ثانی کریں۔ تا کہ وہ دیدہ دانستہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے مرتکب نہ ہوں۔

نتیجہ امتحان تبلیغی کلاس ۱۹۳۹ء

امسال نظارت تبلیغ کے زیر اہتمام ۱۴ اگست سے ۱۴ ستمبر تک ایک تبلیغی کلاس کھولی گئی تھی۔ جس میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری تبلیغی نوٹ لکھواتے رہے ہفتہ میں ایک دن زبانی تقاریر کی مشق کرائی جاتی تھی۔ قریباً پچیس اصحاب شامل ہوتے رہے۔ بعض دوست بیرونجات سے بھی تشریف لائے تھے۔ وقت کی قلت اور نوٹوں کی تفصیل کے باعث صرف حسب ذیل سات مضامین پر نوٹ لکھوائے جاسکے (۱) ہستی باری تعالےٰ (۲) حقیقت ملائکہ (۳) تردید تناسخ (۴) تردید کفارہ (۵) تحریک لہابیت (۶) قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں (۷) خاتم النبیین کی حقیقت

۱۴ ستمبر کو زبانی تقریر اور تحریری سوالات کے ذریعہ طلباء کا امتحان لیا گیا متعدد احباب اپنی معذوریوں کے باعث امتحان میں شریک نہ ہوسکے۔ مندرجہ ذیل احباب نے حسب ذیل نمبر حاصل کئے ہیں

(۱)	میاں بشارت الرحمٰن صاحب ایف اے	۸۹/۱۰۰	(۷)	بشیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ	۶۵/۱۰۰
(۲)	مولوی مقبول احمد صاحب	۷۹	(۸)	ماسٹر عطا محمد صاحب بی۔ اے منشی فاضل	۶۱
(۳)	مسٹر محمد سعید صاحب	۷۸	(۹)	نصیر الدین صاحب اختر	۵۹
(۴)	منشی جلال الدین صاحب بنگوی	۶۹	(۱۰)	مرزا محمد رشید خان صاحب	۴۳
(۵)	چودھری محمد منور صاحب ملتانی	۶۹			
(۶)	ملک عبد العزیز صاحب	۶۸			

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہندوستان کے لیڈروں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے والے اصحاب

ہندوستان کے لیڈروں کے نام حسب ذیل اصحاب نے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ذیل کے سات پرچے جاری کرنے سے اب تعداد آٹھ رہ گئی ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ انہیں اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور ممکن ہے کہ ذرا سی کوتاہی انہیں ثواب میں حصہ لینے سے محروم کردے

(۱) مرزا محمد خان صاحب کوہ مری — ایک پرچہ

(۲) اہلیہ صاحبہ و بچگان مرزا محمد خان صاحب کوہ مری — " "

(۳) چودھری عبد الرحمٰن صاحب بی۔ ایس سی ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب — " "

(۴) مکرم عبد الحق صاحب قانگوئی تحصیل اوستہ بلوچستان — " "

(۵) جناب محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر بھیرہ — " "

(۶) ایم کریم خانصاحب شیموگہ — " "

(۷) محمد رمضان صاحب چکوال ضلع جہلم — " "

خاکسار مینیجر الفضل

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) محمد احمد صاحب لاہور کی امتحان میں کامیابی کے لئے (۲) سید رحمت علی شاہ صاحب کشمیری کراچی کی لڑکی حمیدہ اختر کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ کراچی میں زیر علاج ہے دعا کی جائے۔

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۰ ستمبر ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت متلی کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت زیادہ ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج پانچ بجے شام کی گاڑی سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد اور جناب مرزا رشید احمد صاحب بھی آگئے ہیں۔

سارچور میں جو مبلغین مناظرہ کے لئے گئے تھے واپس آگئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے فریق مخالف نے ملاعنائت اللہ وغیرہ احراری مولویوں کو بلایا۔ جنہوں نے طے شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ کرنے کی بجائے از سر نو شرائط طے کرنے کی آڑ لے کر مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کی۔ اس وجہ سے مناظرہ نہ ہو سکا۔ البتہ تقریریں کی گئیں معلوم ہوا ہے ملاعنائت اللہ نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بدزبانی کی۔ نیز حکومت کے خلاف بھی سخت اشتعال انگیز طریق اختیار کیا۔

ضروری اعلان

بعض اصحاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کتب کے مسودہ جات ملاحظہ کے لئے بھیجدیتے ہیں۔ مگر حضور کو اتنی فرصت نہیں ہوتی۔ کہ اس قدر لمبے لمبے مسودے پڑھ سکیں ایسے اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کام کے لئے نظارت تالیف و تصنیف کو مخاطب کرنا چاہیئے۔

اس اطلاع کے بعد اگر کسی دوست نے کوئی مسودہ حضور کے ملاحظہ کے لئے ارسال کیا تو دفتر اس بات کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ کہ اسے حفاظت سے رکھے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

دُنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

اب اسلام ہی اللہ کے نزدیک سچا مذہب ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اسلام سلامتی کا مذہب ہے اسلام مخلوق کو خالق سے ملاتا ہے اصُول اسلام کی پابندی کرنے والا انسان سلامتی حاصل کرتا ہے۔ اور اسے ایسا اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ جو کسی اور طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔ الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پکڑتے ہیں۔ اور اللہ ہی کی یاد سے دل اطمینان حاصل کیا کرتے ہیں۔ قرآن شریف لفظاً لفظاً اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اس میں جو صداقتیں اور اصُول بیان ہوئے ہیں ایسے پکے اور محکم ہیں۔ کہ ان کو نہ قدیم فلسفہ توڑ سکا۔ اور نہ آئندہ کا فلسفہ توڑ سکے گا۔ قل ان کنتم فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین کہدے اگر تم شک میں ہو۔ اس سے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا۔ تو اس کی مانند کچھ لا کر دکھاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو۔ یعنی قرآن شریف کی مانند کوئی سورت نہ لفظاً نہ معناً خدا کے سوا کوئی نہیں بنا سکتا۔ اور قرآن شریف کے بیان کردہ اصُول کے خلاف کوئی اصل صحیح اور درست نہیں ہو سکتا۔

قرآن شریف کتاب عزیز ہے یعنی ہر غالب ہے۔ صداقتوں کے معاملہ میں کوئی کتاب اس پر غالب نہیں آسکتی اس کے پاس باطل نہیں آتا۔ نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے۔

قرآن شریف کے آنے کے بعد کس طرح اس صداقت پر جو قرآن نے بیان کی دُنیا کے لوگ آہستہ آہستہ عامل۔ اور کاربند ہوتے گئے۔ اس کا ایک اجمالی خاکہ یہ ہے۔ کہ پہلے قومی مذہب تھے۔ دوسروں کو اپنے اندر شامل نہیں کرتے تھے۔ مگر قرآن کریم نے عالمگیر مذہب اسلام دُنیا میں قائم کیا۔ اب دوسرے مذاہب بھی دوسروں کو لینے کے لئے تیار ہوگئے۔ مگر جو رواداری۔ حریت اور مساوات۔ دینِ اسلام میں ہے۔ کسی اور مذہب میں نہیں۔ انما المومنون اخوۃ۔ صرف اسلام کے پیرو ہی بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کے ساتھ سب بھائی بھائی بن گئے۔

قرآن شریف نے بیان فرمایا۔ کہ جب تک انسان اپنے رب سے صلح نہیں کریں گے۔ تب تک ان میں جنگ و قتال ضرور ہوتا رہے گا۔ ولا یزالون مختلفین الا ما رحم ربک۔ ہمیشہ لوگوں میں اختلاف رہے گا۔ مگر جس پر تیرا رب رحم کرے۔ اور جو اپنے رب سے صلح کرے۔ وہ بچ جائے گا۔ اب باوجود اس کے کہ یورپ عیسائی مذہب کا پیرو ہے۔ اس پر کاربند نہیں۔ اور قرآن نے جو فرمایا تھا۔ کہ اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ۔ ان کے دلوں میں دُشمنی اور بغض قیامت کے دن تک ڈال دیا گیا ہے بالکل درست ہے۔ اب یہ کتنا بھی زور لگائیں۔ امن کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی دُعا کے صدقے دُنیا کی تمام آسائشوں اور سامانوں سے مالا مال ہیں۔ یوروپین طاقتوں نے سنہ ۱۹۰۶ء میں لیگ آف نیشنز میں قصر امن بنایا۔ اور ہمیشہ کے لئے جنگ کو موقوف کر دیا۔ مگر خدا نے جو فرمایا تھا۔ وہ بھلا کیسے ٹل سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے ایک عظیم الشان جنگ کی خبر دی۔ جس کی ایک علامت آپ نے یہ بیان فرمائی۔ ؎

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا۔ تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

چنانچہ سنہ ۱۹۱۴ء میں وُہ جنگِ عظیم ہوئی۔ کہ انگلستان کے وزیر اعظم کو کہنا پڑا۔ کہ یہ اتنا بڑا زلزلہ تھا۔ جس نے تہذیب کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا۔ اس کے بعد جمعیت اقوام کی مجلس اس لئے بنائی گئی۔ کہ کسی کو جنگ کی اجازت نہ دی جائے۔ اور سب اقوام متحاربین کے خلاف کھڑے ہو کر جنگ کو روک دیا کریں۔ اور جنگ جو کہ وحشی زمانہ کی یادگار ہے۔ بالکل دُنیا سے موقوف کر دی جائے۔

مگر جمعیت اقوام کی موجودگی میں ہی اٹلی نے حبشہ کے خلاف جنگ کی اور صرف اس بہانے سے کی۔ کہ غیر مہذب ملک کو مہذب بنایا جائے۔ اور مجلس اقوام اس کو روک نہ سکی۔ اسی طرح جاپان نے چین پر فوج کشی کی۔ مگر مجلس اقوام کچھ نہ کر سکی۔ اور اب جو جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اور نہایت خوفناک ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ یورپ کا جنگ و جدال سے نجات پانا محال ہے۔ اس کی ایک ہی صُورت ہے۔ اور وُہ یہ کہ یورپ حضرت محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کا جوا اپنی گردن پر رکھے۔ کیونکہ یضع الحرب۔ مسیح موعود کا ہی کام مقرر کیا گیا ہے پس دُنیا میں امن صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہونے۔ اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور اگر بالفرض ہو بھی۔ تو وُہ پائیدار نہیں ہوگا۔

خاکسار غلام محمد۔ بی اے۔ قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفضل" (۲۸ر جولائی) میں ایک دوست نے اپنے مضمون میں ضمناً ذکر کیا ہے کہ اسلام انسان کو ہر وقت مشغول رکھنا چاہتا ہے۔ حتےٰ کہ "جب وُہ قضائے حاجت کے لئے جائے۔ تو اسے کوئی کام نہیں ہوتا لیکن اسلام اس وقت بھی کہتا ہے۔ کہ یہ وقت بھی ضائع نہ کر۔ اور کہتا رہ۔ اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث"

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ قرآن شریف اور احادیث نبوی میں ذکرِ الٰہی کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ کہ قضائے حاجت کے دَوران میں بھی ذکر یا دُعائیہ کلمات کا وِرد کیا جا سکتا ہے۔ جو حدیث مضمون نگار صاحب نے پیش کی ہے۔ وُہ مشکوٰۃ المصابیح باب آداب الخلاء کی فصلِ اوّل میں بخاری و مسلم کے حوالہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس کے الفاظ سے صرف اس قدر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے خبث و خبائث سے پناہ مانگی جائے۔ قضائے حاجت کے دوران میں اس دُعا کے وِرد کا کہیں ذکر نہیں۔ اور نہ ہی ایسے وقت میں ذکر و دُعا موزون معلوم ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکرِ الٰہی کے متعلق میں نے بہت تحقیق کی ہے۔ سوائے دورانِ قضائے حاجت کے ہر وقت ذکرِ الٰہی فرماتے تھے۔

پس یہ امر درست نہیں۔ کہ قضائے حاجت کے دوران میں بھی دعائیہ کلمات کا وِرد کرنا چاہیئے۔

خاکسار۔ مُبارک احمد خان۔ امین آبادی

اہم ملکی حالات و واقعات

ہندوستان میں نازی پروپیگنڈا کا سُراغ مل گیا

بمبئی سے ۱۹ ستمبر کی ایک اطلاع سے معلوم ہُوا ہے کہ گزشتہ شنبہ کے روز پولیس نے ننگا روڈ پر واقع ایک مکان پر چھاپہ مار کر ایک ہندوستانی کو گرفتار کیا جو ریاست میسور کا باشندہ ہے۔ مکان کی تلاشی لینے پر پولیس کو بعض ایسے کاغذات اور دستاویزات ملیں۔ جو ظاہر کرتے ہیں کہ اس شخص کا تعلق ایک ایسے گروہ سے ہے۔ جو ہندوستان میں نازی پروپیگنڈا کا ذمہ وار ہے۔ بمبئی میں مقیم بعض جرمن افسروں کے سوٹ کیس اور بکس بھی اس سے برآمد ہوئے۔ پولیس نے اس شخص کا نام ظاہر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن یہ یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کہ اسے ہندوستان میں نازی سرگرمیوں کے اڈوں کا پتہ چل گیا ہے اور عنقریب اس سلسلہ میں بہت سی تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی

اسی سلسلہ میں جیکب آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ پولیس نے ایک روسی کو گرفتار کیا ہے۔ جو گاڑی کے تھرڈ کلاس میں سفر کر رہا تھا۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضہ سے نقشۂ عالم اور پندرہ ہزار کے روسی نوٹ برآمد ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ اور ہندوستان

لنڈن میں ۱۸ ستمبر کو لارڈ ہیلی نے مندرجہ صدر عنوان سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گزشتہ جنگ میں ہندوستان نے ۱۲ لاکھ پچاس ہزار فوجی دیئے تھے۔ ۳۵ لاکھ ٹن وزن کی اشیاء مزدوری مہیا کی تھیں۔ اور سولہ کروڑ پونڈ کی رقم جنگی اخراجات کے لئے پیش کی تھی۔ اس جنگ کے نتیجہ میں ہندوستان کو بھی بہت سے فوائد حاصل ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس ملک میں سیاسی بیداری اور اپنے مفاد کے تحفظ کا احساس پیدا ہُوا۔ اسی کے نتیجہ میں اس ملک کے آئین میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اور ہندوستانیوں کو ذمہ وار نمائندگی حاصل ہوئی۔ جرمنی کو اس دھوکا میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ انڈین کانگرس اس کے خیالات کی مؤید ہے۔ بلکہ وہ تو حکومت برطانیہ کو اس وجہ سے مطعون کرتی رہی ہے۔ کہ وہ میونخ اور سپین میں نازیت کے سامنے کیوں جھکی۔ گاندھی جی نے برطانوی اقدام کی تائید کی ہے۔ اور غیر مشروط امداد پر زور دے رہے ہیں۔ کانگرس نے غیر مشروط امداد دینے میں جو تامل کیا ہے۔ وہ بہت جلد دُور ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر برطانیہ کی پوزیشن کمزور ہوئی تو ہندوستان اور دوسرے ممالک کے سیاسی نشوو ارتقا کا سلسلہ رک جائے گا۔ اختتام تقریر پر آپ نے کہا کہ جنگ میں کامیابی کے بعد ہندوستان کو جو حصہ ملے گا وہ کم نہ ہوگا۔ مگر کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کس حد تک ہوگا۔

مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس آف انڈیا بل پر بحث

شملہ سے ۱۹ ستمبر کی خبر ہے کہ مرکزی اسمبلی میں آج پھر مذکورہ صدر بل پر بحث شروع ہوئی نیشنلسٹ پارٹی نے کہا کہ بل کی کلاز ۲ کی پچاس کی پچاس دفعات ہی سخت ہیں ان کو اڑا دیا جائے۔ ایک ممبر نے ترمیم پیش کی۔ کہ جلسوں جلوسوں اور میلوں وغیرہ کی بندش کے اختیارات والی دفعہ اڑا دی جائے۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ کہ سیلیکٹ کمیٹی میں اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ ان اختیارات کو صرف مفاد عامہ۔ قیام امن اور جنگ کو مناسب طور پر چلانے کے لئے ہی استعمال کیا جائے گا۔ ترمیم ۹ کے مقابلہ میں ۵۴ آراء کی کثرت سے گر گئی۔ مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی۔ ایک ترمیم یہ پیش کی گئی۔ کہ جائیدادوں کی ضبطی کی کلاز حذف کر دی جائے۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔ کہ اس کا استعمال صرف اس صورت میں ہوگا۔ کہ جائداد کو اس بل کی خلاف ورزی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو ایک ممبر نے کہا کہ اسے صرف قبضہ میں لے لیا جائے ضبط نہ کیا جائے۔ سر موصوف نے کہا کہ فرض کریں جائداد کوئی بم ہے تو کیا اسے ضبط نہ کیا جائے۔ یہ ترمیم بھی گر گئی۔ سپیشل ٹریبونلوں کے تقرر کے متعلق بل کی دفعات کی بھی نیشنلسٹ پارٹی نے مخالفت کی اور ترمیم پیش کی۔ کہ ٹریبونل میں قانون دان اور تربیت یافتہ جج ہونے چاہئیں۔ آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ ٹریبونلوں کے تقرر کے متعلق جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ بے بنیاد ہیں۔ تقرر کا اختیار صوبائی حکومتوں کو ہوگا۔ اور وہ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال ہرگز نہیں کریں گی۔ ان میں کم از کم ایک ممبر جج ہائی کورٹ کے درجہ کا ہوگا۔ اس تقریر کے بعد ترمیم گر گئی۔ سر یامین خان نے ترمیم پیش کی کہ جن مقدمات میں ملزم کو پھانسی یا کالے پانی کی سزا دی جا سکتی ہو۔ ان میں طویل تحریری بیان داخل کرنے کا ملزم کو حق ہوگا۔ یہ ترمیم منظور کر لی گئی۔ مزید کارروائی کل ہوگی۔

مرکزی اسمبلی میں ایک نئی پارٹی

شملہ سے ۱۹ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مرکزی اسمبلی کا جو اجلاس دہلی میں منعقد ہوگا۔ اس میں ایک نئی سیاسی پارٹی بھی ظاہر ہوگی۔ جس کا نام انڈیپنڈنٹ پارٹی ہوگا۔ اور جو مخالف پارٹی ہوگی اس کے ارکان میں کئی مسلم لیگ پارٹی کے ممبر بھی شریک ہوں گے۔ اس کے لیڈر سر کاؤس جی جہانگیر اور سیکرٹری سر عبد الحلیم غزنوی ہوں گے۔ معلوم ہُوا ہے کہ ہندوستانی برطانوی تجارتی معاہدہ۔ نیز فنانس بل پر بحث کے دوران میں لیگ پارٹی کی غیر جانبداری پر بعض ممبروں کو اعتراض ہے اور اس وجہ سے انہوں نے اس سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سر کاؤس جی جہانگیر پہلے بھی جب مسٹر جناح اس کے لیڈر تھے انڈیپنڈنٹ پارٹی میں شریک تھے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کی وضاحت

کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے جنگ کے سلسلہ میں جو قرارداد مرتب کی۔ اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے مطالبات کی منظوری کا اعلان نہ کیا گیا۔ تو اس جنگ میں وہ برطانیہ کی امداد نہیں کرے گا۔ اس قرارداد کو برطانیہ کے لئے ایک الٹی میٹم سمجھا گیا۔ لیکن گاندھی جی نے اس کے متعلق دو بیان شائع کرکے اس کے مخالفانہ اثرات کا ازالہ کرنا چاہا ہے۔ ایک بیان میں آپ نے کہا ہے۔ کہ یہ قرارداد پنڈت نہرو صاحب کی مرتب کردہ ہے۔ جو فکری لحاظ سے انگریز اور عملی لحاظ سے انگریز دوست ہیں۔ دوسرے بیان میں آپ نے کہا ہے۔ کہ میں جذبات کے تابع ہو کر جمہوریتوں کا حامی نہیں ہوں بلکہ سوچ سمجھ کر اس رائے پر قائم ہُوا ہوں۔ مرکزی اسمبلی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ مسٹر اے سی دت نے اس کے متعلق ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی نے اس قرارداد میں نہائت ایمانداری سے ہندوستان کی رائے عامہ کی ترجمانی کی ہے۔ اگر ہندوستان کو مطمئن کر دیا جائے۔ کہ یہ جنگ برطانیہ محض جمہوریت کی حفاظت کے لئے لڑ رہا ہے۔ اور ان ممالک میں جن کی جمہوریت کی حفاظت مقصود ہے ہندوستان بھی شامل ہے۔ تو یہ ملک اپنا سب کچھ حکومت برطانیہ کی امداد کے لئے پیش کر دینے کے لئے تیار ہے میں تہ دل سے ورکنگ کمیٹی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نازک موقعہ پر اس نے ملک کی

347

غیر ملکی اہم واقعات

پولینڈ کو کچل دینے کے بعد ہٹلر کی تقریر

ڈنزگ سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ آج ہٹلر ڈینزگ میں داخل ہوا۔ پولش سرحد پر ڈنزگ کے نازی ہائی کمشنر ہر فارسٹر نے اسے خوش آمدید کہا۔ اور ڈنزگ کے باشندوں کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ہٹلر نے کہا کہ میں آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اب ڈنزگ پھر جرمنی میں مل گیا ہے۔ اس نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ عظیم میں جو دنیا کی تمام جنگوں سے زیادہ احمقانہ جنگ تھی یہ سرزمین ہم سے چھین لی گئی تھی۔ اس لڑائی میں کسی کو فتح حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ سب کو شکست ہوئی تھی اور اس کے بعد ہر ایک کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ ایسی جنگ پھر کبھی نہیں ہونی چاہیئے۔ جرمنی نے اس میں جنگ کی نیت سے شرکت نہ کی تھی۔ اسے امید تھی کہ جب امن قائم ہو گا۔ تو اس کی حالت سنبھل جائے گی۔ اور اس کے مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن معاہدہ ورسائی جو آزاد گفت وشنید کا نتیجہ نہ تھا۔ جرمنی پر ٹھونس دیا گیا۔ اس زمانہ کے مدبرین نے ایک بھی مسئلہ حل نہ کیا۔ بلکہ کئی نئے مسائل پیدا کر دیئے۔ جن کو حل کرنے کے لئے اب جرمنی اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا ہے اس معاہدہ میں آٹھ کروڑ بیس لاکھ جرمنوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں اور زندہ رہیں گے۔ پولینڈ کبھی بھی جمہوری ملک نہ تھا۔ اس میں اونچے طبقہ کے لوگوں نے عوام کو دبایا ہوا تھا۔ پولینڈ کے ساتھ سمجھوتہ کے لئے میں نے انتہائی کوشش کی اور ایسی فیاضانہ شرائط پیش کیں جو جرمنوں کو بھی پسند نہ تھیں۔ لیکن اس نے میری تجاویز کو ٹھکرا دیا۔ اور لام بندی شروع کر دی۔ میں نے کرنل بیک کو برلن آنے کی دعوت دی مگر اسے ٹھکرا دیا گیا۔ پولوں کو جرمنی کا مقابلہ کرنے کے لئے اکسایا گیا۔ بعض ممالک نے اسے حفاظت کی گارنٹی دی۔ اور جنگ کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ میں نے اس پالیسی کے خطرناک نتائج سے برطانوی مدبرین کو کئی بار متنبہ کیا۔ مگر میرا مذاق اڑایا گیا۔ اگر برطانیہ پولینڈ کو حفاظت کی گارنٹی نہ دیتا۔ تو جنگ نہ ہوتی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ پول مدبرین سے براہ راست گفت وشنید کروں۔ مگر وہ میرے پاس تک نہ پھٹکے۔ پولینڈ پر حملہ کے بعد مسولینی نے ثالثی کی جو پیشکش کی تھی۔ اگر اسے ہی منظور کر لیا جاتا تو یہ جھگڑا ختم ہو سکتا تھا۔ فرانس نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ لیکن برطانیہ نے انکار کر دیا۔ اور جرمنی کو دو گھنٹے کا الٹی میٹم دے دیا۔ پولینڈ کو یقین دلایا گیا۔ کہ وہ جرمن افواج کو پسپا کر سکے گا۔ لیکن اٹھارہ روز کے اندر اندر ہی اسے علم ہو گیا ہے۔ کہ اسے کس قدر غلط فہمی میں مبتلا کیا گیا۔ اور آج یہ واضح ہو رہا ہے کہ خدا نے پوری شدت کے ساتھ اس ملک پر اپنا قہر نازل کیا ہے۔ جرمن افواج اس ملک کے ہر حصہ پر قابض ہیں۔ اور بے شمار قیدی ہمارے قبضہ میں ہیں۔ کل صبح پچیس ہزار پول قیدی تھے۔ مگر رات کو یہ تعداد پچاس ہزار اور آج صبح ۷۵ ہزار ہو گئی ہے۔ بچی کھچی پول افواج کا بھی چند ہفتوں میں خاتمہ ہو جائے گا۔ جرمن افواج نے مغربی جمہوریتوں کو نہایت عمدہ سبق سکھایا ہے۔ میں نے ہوائی جہازوں کو حکم دیا تھا۔ کہ صرف فوجی مراکز پر حملے کریں۔ مگر آئندہ مشرق و مغرب میں دشمنوں کے ساتھ یہ رعائت روا نہیں رکھی جائے گی۔ اب ہم اینٹ کا جواب پتھر سے اور ایک بم کا پانچ بموں سے دینگے۔ اٹھارہ روز میں ہم نے پولینڈ کو ختم کر دیا ہے۔ اور اب مجھے امید ہے ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ کہ مناسب تصفیہ کی صورت پیدا ہو سکے۔ گو روس نے یوکرین اور سفید روس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر وہ بدستور بولشویک رہے گا۔ اور جرمنی نیشنلسٹ سوشلسٹ ہم ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے۔ انگلینڈ کو جو خطرہ تھا۔ کہ جرمنی اپنے علاقوں کو غیر محدود طور پر وسیع کرنا چاہتا ہے۔ روس کے ساتھ اس کے معاہدہ کا اسے خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ ہم دونوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اب پولینڈ پھر کبھی اس صورت میں ظاہر نہیں ہو گا۔ جو معاہدہ ورسائی کا نتیجہ تھا۔ اس کی سیاسی اور جغرافیائی حیثیت اب ہم دونوں متعین کریں گے۔ انگلستان میں کہا جا رہا ہے۔ کہ جنگ چار یا آٹھ سال جاری رہے گی۔ مگر یہ انتہائی شیطنت ہے۔ کہ لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ تاہم اگر وہ جرمنی سے جنگ چاہتا ہے۔ تو ہم اس کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ جنگ خواہ کتنا عرصہ جاری رہے جرمنی شکست نہیں کھا سکتا۔ اور وقت آ سکتا ہے۔ کہ ہم ایک ایسا حربہ استعمال کریں گے۔ جس کا کسی دوسرے کو علم نہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمیں اس کے استعمال پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر ہم مجبور ہو گئے۔ تو پھر انسانیت کے نام پر واویلا نہیں کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولینڈ پر روسی حملہ اور حکومت برطانیہ

لنڈن سے ۱۸ ستمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولینڈ پر روس کے حملہ سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق آج برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جرمنی کی قوت کے سامنے پولینڈ کی حیثیت ایک نیم جان کی تھی۔ کہ روس نے بھی حملہ کر دیا۔ اس اقدام کے جواز میں سوویٹ گورنمنٹ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ اسے حق بجانب نہیں ٹھہرا سکتے۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کے نتیجہ میں آئندہ مزید پیچیدگیاں کیا کیا پیدا ہوں گی۔ لیکن یہ امر یقینی ہے۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ پولینڈ کے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں۔ ان کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ اور آخری دم تک لڑنے کے جس عزم کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ پیرس کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے بھی اس صورت پر کامل غور کیا ہے۔ لیکن یہ دونوں اس وقت تک اپنی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کریں گے۔ جب تک کہ ان کے سفرا متعینہ ماسکو کی طرف سے رپورٹیں نہیں آ جائیں۔ اور ان پر پوری طرح غور و خوض نہیں کر لیا جاتا۔ ۲۰ ستمبر کو دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین روسی حملہ کے متعلق ایک بیان دیں گے۔ اور اس بارہ میں حکومت برطانیہ کے نظریہ کی وضاحت کریں گے ؏

ترکی فیلڈ مارشل کی سٹالین سے ملاقات

روس کے اس طرح اچانک جمہوری محاذ کے ایک رکن پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ حکومت ترکی کی موجودہ پوزیشن کو یقینی نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ روس کے ساتھ اس کے تعلقات بہت گہرے ہیں۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ترکی وزیر خارجہ کو ماسکو آنے کی دعوت دی تھی۔ لیکن اس اثناء میں ترکی کے فیلڈ مارشل فوزی چقماق ایک تیز رفتار طیارہ کے ذریعہ ماسکو پہنچے۔ فضائی اڈہ میں روسی حکومت کے ارکان نے ان کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے سٹالین سے ملاقات کی۔ جو ایک بند کمرے میں ہوئی۔ اور بالکل خفیہ تھی۔ اور جس کے موضوع کا کوئی علم نہیں۔ اگلے روز ترک فیلڈ مارشل واپس انقرہ روانہ ہو گئے۔ سیاسی حلقوں میں اس سفر کو خاص طور پر اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور کئی قسم کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد معلوم ہوا ہے کہ سٹالن نے اطالوی سفیر متعینہ ماسکو کو بھی ملاقات کے لئے بلایا۔ اور دیر تک اس سے سلسلہ گفت وشنید جاری رہا۔ اس کے موضوع کا بھی تاحال علم نہیں ہو سکا ؏

برطانوی جہاز کی غرقابی کی تفصیل

گذشتہ پرچہ میں ایک برطانوی جنگی جہاز "کریجس" کی غرقابی کی خبر شائع کی جا چکی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس جہاز پر ۱۱۰۰ آدمی سوار تھے جن میں سے ۶۸۱ بچا لئے گئے ہیں۔ ایک مسافر کا بیان ہے کہ جب آبدوز نے جہاز پر حملہ کیا۔ تو مسافروں کو کشتیوں پر اترنے کا فوراً حکم دیا گیا۔ لیکن جہاز چونکہ ۱۵ منٹ کے اندر اندر غرق ہو گیا۔ اس لئے کشتیوں کے استعمال کی نوبت ہی نہ آنے پائی۔ کئی لوگ تیر کے

وصیتیں

نمبر ۵۴۴۸: میں خورشید بیگم بنت سید حافظ عبد المجید صاحب مرحوم قوم سید عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد علیحدہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ میرا حصہ جو مجھے اپنے والد سید عبد المجید صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بطور ورثہ ملا ہے وہ اس جائداد غیر منقولہ اور کاروبار جو ایم۔ ایم کریم بخش اینڈ سنز کرشل ہاؤس منصوری کے نام پر ہے۔ میں مشترکہ طور پر میرے دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ شامل ہے۔ میں اپنے اس حصہ جائداد کاروبار کی وصیت جس کی اس وقت قیمت دو ہزار پانچ سو روپیہ ہوتا ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان اس حصہ میں سے ۱/۱۰ کی مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی میں بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس حصہ جائداد کی آمد پر میرا گذارہ ہے۔ اور اس آمد پر میں چندہ عام ادا کرتی رہونگی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور آمد ہوگی تو ایسی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں فقط

العبد بقلم خود سیدہ خورشید بیگم آف منصوری

گواہ شد: سید عبد الحی آف منصوری ۲۰/۷/۳۹

گواہ شد: سید خورشید احمد آف منصوری ۲۰/۷/۳۹

نمبر ۵۴۴۹: میں فیاض محمد خان ولد عبد الرزاق خان قوم افغان درّی زئی پیشہ دوکانداری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نرائن سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ دس روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ [illegible] میری وفات کے بعد میری کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

[illegible]

خوشخبری

۳۷ سال کے عرصہ سے اصلی ممیرا مصدقہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ وحکیم مولوی قطب الدین صاحب قیمت بجائے دس روپیہ فی تولہ کے پانچ روپیہ فی چھٹانک ضرورت مند خرید کریں۔ سرمہ ممیرا قیمت فی تولہ دو روپیہ

المشتہر:- احمد نور کابلی۔ قادیان۔ پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

سیرت سید الانبیاء صلعم

تصنیف شیخ عبد القادر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کتابی سائز ۲۰×۲۶/۸ کے ۲۷۰ صفحات پر چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ جس کا ہر احمدی گھرانہ میں بلکہ ہر مسلمان کے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ قیمت کاغذ قسم اول ۱۰/ اور قسم دوم ۸/ فی کاپی مقرر ہے۔ قادیان کے تمام تاجران کتب سے اور خصوصاً مکتبہ احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

خاکسار:- محمد اسمٰعیل احمدی (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں امن کے قیام کا واحد ذریعہ

اس زمانہ میں جب کہ ہر ایک حکومت ایک دوسرے سے برسرپیکار ہے اور دنیا ایک ہولناک جنگ کا نظارہ دیکھ رہی ہے اور اس کا امن برباد ہو چکا ہے اس خطرناک وقت میں صرف "شہزادہ امن" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہی ایک ایسے ہتھیار ہیں جو پھر دنیا میں امن قائم کر سکتی ہیں۔ دنیا کے ہر ایک فرد بشر کو جو امن کا خواہاں ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنی چاہیئے۔ کتب کی قیمتوں میں حیرت انگیز رعایت کر دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	سابقہ قیمت	موجودہ قیمت
۱	آئینہ کمالات اسلام	چار روپیہ	دو روپیہ بارہ آنہ
۲	حقیقۃ الوحی	پانچ "	اڑھائی "
۳	براہین احمدیہ حصہ پنجم	اڑھائی "	ایک "
۴	تریاق القلوب	"	"
۵	ازالہ اوہام	تین روپیہ	ڈیڑھ روپیہ
۶	چشمہ معرفت	سوا دو روپیہ	ایک روپیہ چار آنہ
۷	خطبہ الہامیہ	سوا روپیہ	آٹھ آنہ
۸	تحفہ گولڑویہ	ایک روپیہ	بارہ آنہ
۹	کتاب البریہ	"	"
۱۰	براہین احمدیہ ہر سہ حصہ	ایک روپیہ چھ آنہ	ایک روپیہ
۱۱	انجام آتھم	دو روپیہ	ایک روپیہ آٹھ آنہ
۱۲	سرمہ چشم آریہ	ایک روپیہ دو آنہ	دس آنہ
۱۳	شہادۃ القرآن	دس آنہ	چار آنہ
۱۴	اربعین مکمل	"	"
۱۵	نسیم دعوت	چھ آنہ	"
۱۶	منن الرحمٰن	بارہ آنہ	سات آنہ
۱۷	ملفوظات	ڈیڑھ روپیہ	ایک روپیہ دو آنہ
۱۸	ذکر حبیب		"
۱۹	سیرت خاتم النبیین حصہ اول و دوم		تین روپیہ

۲۰۔ حقیقۃ النبوت ڈیڑھ روپیہ (۲۱) جواب سیلٹ یعنی آئینہ صداقت انگریزی ایک روپیہ (۲۲) دعوۃ الامیر فارسی تین روپیہ سے آٹھ آنہ (۲۳) تصدیق براہین احمدیہ اڑھائی روپیہ سے ڈیڑھ روپیہ (۲۴) ہستی باری تعالیٰ ایک روپیہ (۲۵) سیرت المہدی حصہ اول دوم سوم تین روپیہ چار آنہ

(نوٹ) حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ تصنیف "سلسلہ احمدیہ" احمدیت کی پچاس سالہ تاریخ کا لب لباب پانچ سو صفحہ کی کتاب طبع ہو رہی ہے پیشگی آرڈر بھیجنے والوں کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:- مینجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۱۹ ستمبر لنڈن میں سرکاری طور پر برطانیہ کے اس عزم کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ آخر دم تک جنگ جاری رکھے گا۔ لیکن جرمن اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ جب کہ بیک اور موسیکی کا ملک ہی باقی نہیں رہا۔ تو کیا برطانیہ اب بھی اپنے وعدے پورے کرے گا۔

وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر ایک نیا جنگی عہدہ سنبھالنے کے لئے عنقریب باہر روانہ ہو جائیں گے ملک معظم نے آپ کو برطانوی فوج کے فیلڈ مارشل کا عہدہ عارضی طور پر ترک کر کے ۳ ستمبر سے میجر جنرل کا عہدہ سنبھالنے کی اجازت دیدی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے دو اور جہازوں کو جرمن آبدوزوں نے غرق کر دیا ہے دونوں میں سوار لوگ بچا لئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی اور تجارتی جہازوں پر بھی جرمن آبدوزوں نے حملے کئے لیکن وہ بچکر نکل گئے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر وزارت اطلاعات کو بحری اعلان ملا ہے کہ ایک برطانوی جنگی جہاز کے ایک جرمن جہاز کو انتباہ کئے بغیر غرق کر دینے کی خبر بالکل غلط ہے بلکہ جب جرمن جہاز کو برطانوی جہاز نے جاکر دیکھا تو اس کا انجن روم پانی سے بھرا ہوا تھا اور جہاز ڈوب رہا تھا۔ برطانوی جہاز نے اس کے ۴۲ مسافروں اور ملاحوں کو نکال لیا اور ایک برطانوی بندرگاہ پر اتار دیا۔

لنڈن ۱۹ ستمبر مختلف محاذوں پر جانے والے اور دفاع وطن کے کاموں میں مصروف رہنے والے ہر برطانوی سپاہی اور افسر کو انجیل (عہد جدید) کا ایک ایک نسخہ دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ملک معظم کا ایک پیغام کہ وہ اس کتاب کے مطالعہ کا سلسلہ التزام کے ساتھ جاری رکھیں۔

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۱۹ ستمبر کوپن ہیگن سے ہاؤس ایجنسی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ جرمنوں نے چیکوسلواکیہ میں پھر مظالم ڈھانے شروع کر دیئے ہیں۔ بوہیمیا اور موراویا کے کئی کارخانوں میں بغاوت پھیل گئی ہے بے شمار آدمی گرفتار اور متعدد موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں۔ افسروں نے ان کے رشتہ داروں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کی ہلاکت کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ برنو میں بھی بغاوت کے آثار دکھائی دیئے تھے لیکن نہایت سختی سے دبا دی گئی۔

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

جرمن ہائی کمانڈ کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ پولش فوج کا بیشتر حصہ تباہ ہو چکا یا بھاگ گیا ہے۔ باقی متفرق دستوں کو محصور کر کے منتشر کرنے کا سلسلہ بسرعت جاری ہے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ کہ وارسا کے مشرق میں دریائے زور ایپر اور وارسا اور لوڈز کے درمیان جنگ ختم ہو گئی ہے۔ اس محاذ پر ۶۰ ہزار پول گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور شہر کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ لبلن کے گرد بھی محاصرہ مکمل ہو گیا ہے۔

برلن ۱۹ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ بحیرہ بالٹک میں جو پولش آبدوزیں چھپی ہوئی ہیں۔ انہیں ڈھونڈ کر نکالنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ روسی اور جرمن جنگی جہاز ان آبدوزوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں کل ایک پولش آبدوز کا روسی جنگی جہازوں اور طیاروں نے پیچھا کیا۔ مگر وہ بچ کر نکل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک بندرگاہ کے پہریداروں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر آبدوز نے ان پر فائر کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔

کوپن ہیگن ۱۹ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ سلواکیہ میں جرمنی کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ سینکڑوں اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان کے متعلقین کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ اگر کوئی مار دیا جائے۔ تو اس کا ماتم نہ کریں۔ کئی ایک پھانسی پا چکے ہیں۔ بوہیمیا اور موراویا میں بھی دہشت طاری ہے۔

برلن ۱۹ ستمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ حسب تجویز کوئی افسر وارسا سے صلح کا جھنڈا لے کر نہیں آیا۔ اس لئے جرمن افواج نے حملہ کر دیا ہے۔

ایمسٹرڈم ۱۹ ستمبر جرمنی سے جو لوگ بھاگ کر یہاں آگئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جرمنی میں عوام الناس حیران ہیں کہ نازی پروپیگنڈا منسٹر ڈاکٹر گوبلز کہاں گیا۔ افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ وہ چونکہ روس کے سخت خلاف تھا۔ اور روس میں بھی اس سے نفرت کی جاتی تھی۔ اس لئے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۹ ستمبر مغربی محاذ جنگ کی خبروں سے ماہرین جنگ اندازہ لگاتے ہیں۔ کہ اگرچہ فرانسیسی فوج نے جرمن علاقہ میں داخل ہو کر اپنی پوزیشن نہایت مستحکم بنا لی ہے۔ لیکن وہ جلدبازی سے کام لے کر کسی بڑے معرکہ کی ابتدا کرنا نہیں چاہتی شاید اس کی ابتدا جرمنوں کی طرف سے ہو۔ سرحد کے جرمن دیہات خالی کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اور شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ شاید جرمن افسروں کی یہ چال ہے۔ کہ جو فرانسیسی فوج جرمن علاقہ میں داخل ہو چکی ہے۔ اس کو نرغہ میں لیا جائے۔

اسوقت تک جس قدر معرکے ہوئے ان سب میں فرانسیسیوں کا پلہ بھاری رہا ہے۔ عام طور پر جرمنوں کی طرف سے بھاری میدانی توپوں کے ذریعہ گولہ باری کی جاتی ہے۔ لیکن ہر حملہ کا فرانسیسیوں نے ترکی بہ ترکی جواب دے کر دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔

آج حکومت فرانس کا ایک فوجی بلیٹن مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب دشمن نے سار کے مشرق سے معمولی سا حملہ کیا لیکن اسے منہ کی کھانی پڑی۔

فرانس کے غیر سرکاری اور نیم سرکاری حلقوں کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں اتنی آگے بڑھ گئی ہیں۔ کہ سیگ فرڈ لائن کے بالکل قریب پہنچ گئی ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن فوجیں مشرقی محاذ سے مغربی محاذ کی طرف دھڑا دھڑ آ رہی ہیں۔ جرمنوں نے بڑی بڑی میدانی توپیں آگے رکھی ہیں جن کے ذریعہ وہ فرانسیسیوں پر گولہ باری کرتے ہیں لیکن فرانسیسی توپیں بلندی پر نصب ہونے کی وجہ سے دشمن پر زیادہ کامیابی کے ساتھ وار کر سکتی ہیں۔ اس کے برعکس جرمنوں کے گولے فرانسیسی توپوں کے پاس بھی نہیں پھٹکتے۔

فرانسیسی طیارے نہایت کامیابی سے جرمن علاقوں پر پرواز کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک فرانسیسی طیارہ تنہا اڑتا ہوا ۸ ہزار فٹ کی بلندی پر چھ جرمن بمبار طیاروں کے نرغے میں پھنس گیا جنہوں نے اس پر حملہ کیا۔ لیکن وہ ان سب سے بچ کر نکل گیا۔ یہ مقابلہ اسوقت ختم ہوا جب کہ طیارے ۵۰۰ فٹ کی بلندی تک اتر آئے۔ اور اس وقت چند فرانسیسی طیاروں نے پہنچ کر جرمن بمبار طیاروں پر ہلہ بول دیا۔ جس سے انہیں پوری رفتار کے ساتھ دم دبا کر بھاگنا پڑا۔

ماہرین جنگ کا اندازہ ہے کہ ۱۰۰ میل لمبے محاذ پر فرانسیسی فوجیں جرمن علاقہ میں کئی میل کے اندر پہنچ چکی ہیں۔

پیر کے دن پیرس سے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے مغربی محاذ پر حالات نسبتاً پرسکون رہے کبھی کبھی رائفلوں سے گولیوں کی بوچھاڑیں اور مشین گنوں اور توپ خانہ سے گولہ باری ہوتی رہی جرمن پولینڈ سے فوج اور طیارے کثیر تعداد میں لا رہے ہیں اور اپنا دفاعی خط سیدھا کرنے کے لئے پیچھے کی جانب ہٹ رہے ہیں۔ جرمنوں نے کئی دیہات خالی کر دیئے ہیں اور اکثر دیہات خود ہی بموں سے اڑا دیئے ہیں۔ فوجی مبصرین کا خیال ہے۔ کہ جرمنوں کی اس پسپائی کا مقصد سگفرڈ لائن کی حفاظت کے لئے توپخانہ کی آڑ مستحکم طور پر قائم کرنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانسیسی فوجیں سیبوانڈٹ کے جنگل میں پوری طور پر قابض ہو چکی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ یہ جنگل لائن موزیل کے محاذ کے مشرقی سرے پر اور زوربرگ سے مشرقی جانب واقع ہے۔ پیرس میں فوجی مبصرین یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ اب جرمن آخری حد تک پہنچ چکے ہیں کہ اس کے بعد وہ مزید پسپائی گوارا نہ کریں گے۔

پیر کے دن ایک اور فرانسیسی کمیونک میں بیان کیا گیا۔ کہ مغربی محاذ کے مختلف مقامات پر گولہ باری کی گئی اور خاص کر سار بروکن کی جانب گولہ باری کا زور رہا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادیوں کے ایک جہاز نے جرمنوں کی ایک آبدوز کو غرق کر دیا ہے۔

فرانس کے سیاسی اور سرکاری حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ روس نے پولینڈ پر حملہ سے جرمنی کو بالکل بے خبر رکھا ہے۔

اور یہ افواہ عام ہو رہی ہے کہ روس اور جرمنی میں تصادم ہو جائے گا اور اس سے خوفناک نتائج برآمد ہونگے اور جرمنی کو پولینڈ میں بھی پوری فوج رکھنی پڑے گی۔

پیرس ۱۹ ستمبر۔ آئندہ ہفتہ سے ہوائی ڈاک سنسر جاری کر دی جائیں گی جو فرانسیسی بستیوں کے علاوہ ہندوستان عراق۔ ایران۔ برما۔ سیام چین جاپان اور مصر بھی جائے گی۔

روس کی خبریں

لنڈن ۱۹ ستمبر کوپن ہیگن سے ہاورس ایجنسی کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ پولش مہم میں روسی افواج کی قیادت روسی کمانڈر انچیف خود کر رہا ہے۔ روسی موٹر سوار فوجیں نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہیں تاکہ ان علاقوں پر جلد ہی قابض ہو جائیں۔ جہاں تک جرمن فوجیں ابھی تک نہیں پہنچیں روسی ٹینک اور مسلح کاریں جذب میں پولینڈ اور رومانیہ کی سرحد پر اس مقام تک پہنچ گئی ہیں۔ جہاں جرمنوں نے بمباری کی تھی۔

ماسکو سے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے پیر کے دن ولنا پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوج کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سوویٹ فوجیں سوڈ کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

بخارسٹ ۱۹ ستمبر۔ جرمنی کی دست درازی سے بچے ہوئے پولش علاقوں پر روس بڑی تیزی سے قبضہ کرتا جا رہا ہے پہلے روسی ٹینک پہنچتے ہیں۔ اور بعد میں فوج آ کر قابض ہو جاتی ہے۔

پولینڈ کی خبریں

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ پولینڈ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں اب تک لڑائی جاری ہے اور جابجا پول بعض مقاموں پر ابھی تک سرفروشی کی بازی لگا کر مقابلہ کر رہے ہیں۔

ہاوس ایجنسی کا بیان ہے کہ وارسا سے شمالی مشرق میں ۱۰۰ میل دور شہر بیالسٹک سے جرمن فوجیں نکل آئی ہیں اس پر روسی قبضہ کر لیں گے برسٹ لٹوواسک پر بھی روسی قابض ہو چکے ہیں اب روسی اور جرمن افسر لٹو کے بارہ میں بحث کر رہے ہیں کہ اس پر کس کا قبضہ ہو۔

لنڈن کی ایک اطلاع ہے کہ اگرچہ بہادر پولوں کی تکا بوٹی ہو گئی ہے لیکن ایک قیمتی سبق یہ ملا ہے کہ جرمن فوجوں کو پولش فوجوں کا مقابلہ کرنے کی تاب نہیں ہے انہوں نے پولوں پر غلبہ پایا ہے تو محض اپنے اعلیٰ ہتھیاروں کے بل بوتے پر۔ ایسے ہتھیاروں سے فوجی نقصان تو پہنچایا جا سکتا ہے لیکن مستقل قبضہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ امید ہے کہ اب پولینڈ میں جنگ چھاپہ مار کے طریق پر چھاپے اور شبخون مارنے کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پولوں کو صرف بارش کا انتظار ہے تاکہ کیچڑ کی وجہ سے جرمن ٹینک اور موٹر فوجیں نقل و حرکت کے ناقابل ہو جائیں اور وہ اپنا کام شروع کر دیں۔

معلوم ہوا ہے پولش صدر موسیو موسیکی رومانیہ کی حدود میں پہنچ گیا ہے اور اسے پرائیویٹ کوارٹروں میں جگہ دی گئی ہے پولینڈ کے صدر نے اپنی قوم کے نام ایک پرجوش اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ ہماری فوج جرمنی کی زبردست مسلح طاقت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر رہی تھی۔ کہ روس نے تمام معاہدات کو بالائے طاق رکھ کر حملہ کر دیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس کشمکش میں پولینڈ کامیاب ہوگا میں نے گورنمنٹ کو ایک ایسے مقام پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے جہاں ایسے حالات ہیں کہ گورنمنٹ پورے اقتدار کے ساتھ کام جاری رکھیگی اور جمہوریہ پولینڈ کے مفاد کی نگہداشت کر سکے گی۔

وارسا کے میئر نے جرمن فوجوں کی یہ پیشکش ٹھکرا دی ہے کہ وارسا کے باشندے ہتھیار ڈال دیں اس نے اعلان کیا ہے کہ وارسا کے باشندے ہرگز ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ بلکہ شہر کی مدافعت کے لئے آخری دم تک مقابلہ کریں گے۔

معلوم ہوا ہے موسیو الیگزنڈر ریجوارشل پلوڈسکی سابق ڈکٹیٹر پولینڈ کا دست راست تھا) آج اپنے کمرہ میں مردہ پایا گیا۔

پولش کانکنوں نے یہ دیکھ کر کہ اب تمام علاقے پر جرمن قابض ہونے والا ہے کوئلہ کی کانوں میں پانی بھر دیا ہے اور اب کانوں سے ایک سال تک جرمنوں کو رتی بھر کوئلہ نصیب نہ ہوگا۔

بخارسٹ ۱۹ ستمبر۔ حکومت رومانیہ نے دس ہزار پول پناہ گزینوں کو نظر بند کر دیا ہے اور دو سو پولش ہوائی جہازوں کو بھی اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔ ان میں سے اکثر خراب حالت میں ہیں۔

روم ۱۹ ستمبر۔ پولینڈ کیتھولک عیسائی ملک ہے اس لئے اس کی بربادی پر پوپ صاحب بہت غمگین ہیں۔ آج برطانیہ۔ فرانس اور پولینڈ کے سفراء نے آپ سے ملاقات کی۔ اور تمام حالات سے آگاہ کیا۔

ہندوستان کی خبریں

لائلپور ۱۹ ستمبر۔ لائلپور کے مشہور احراری لیڈر حافظ عبد المجید اور مولوی محمد ابراہیم (تاندلیانوالہ) کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ۱۶ ستمبر کو تاندلیانوالہ کی احرار کانفرنس میں قابل اعتراض تقریریں کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ جنگ شروع ہونے کے بعد جو سب سے پہلا برطانوی جہاز بحیرہ روم میں داخل ہوا تھا آج دوپہر بمبئی پہنچا اس میں ۱۹۰۰ مسافر سوار ہیں بمبئی تک پہنچنے میں ۱۵ دن لگے۔ مسافر لائف بیلٹ پہن کر سوتے تھے اور اپنے کپڑوں پر اپنے نام اور پتے لکھ رکھے تھے۔

متفرق خبریں

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ ایک جاپانی اخبار نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت امریکہ نے جاپان کے متعلق اپنے رویہ میں ترمیم نہ کی تو بحر الکاہل کو جنگ کا میدان بنا دیا جائے گا۔ نیز لکھا ہے کہ یورپین جنگ کے شروع ہونے کے بعد امریکہ نے اپنے آپ کو مشرقی ایشیا میں امن کا محافظ ظاہر کیا ہے اب اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ اشیاء کی برآمد پر پابندی عائد کر کے اور سونا خرید نا بند کر کے جاپان کے خلاف اقتصادی دباؤ ڈالنے کی تجویز کر رہا ہے حالانکہ بحر الکاہل میں جاپان کے پاس زبردست جنگی بیڑا ہے

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو پریذیڈنٹ موسیکی نے جو برقیہ ارسال کیا تھا۔ کہ جرمن طیاروں نے پولینڈ کے کھلے شہروں پر شدید بمباری کی۔ اس کے جواب میں پریذیڈنٹ روزویلٹ نے برقیہ ارسال کیا ہے کہ یہ معلوم کر کے مجھے سخت صدمہ ہوا۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومتیں نئے احکام جاری کر کے شہریوں اور غیر محفوظ علاقوں پر بمباری کی ممانعت کر دیں گی۔

لکھنؤ ۱۹ ستمبر۔ آج دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں دو درجن خاکساروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

بخارسٹ ۱۹ ستمبر۔ حکومت رومانیہ نے ۲۳۴ پول طیاروں کو ضبط اور ہوابازوں کو نظر بند کر دیا ہے۔ روس اور جرمنی کے مطالبہ پر رومانیہ یہ جہاز واپس نہیں کرے گا بلکہ انہیں اپنے استعمال میں لائے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی